مطبوعات

حقیقتِ شرک

از مولانا امین احسن صاحب اصلاحی ۔ قیمت بلاجلد ۱۲؍ ۔ صفحات ۱۷۵

ملنے کا پتہ:۔ دائرہ حمیدیہ سرائے میر اعظم گڈھ، قرول باغ دہلی، نیز دفتر ترجمان القرآن، دارالاسلام پٹھانکوٹ پنجاب۔

یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی اہم کتاب ہے۔ اس میں پوری تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی رو سے شرک کی تعریف کیا ہے، کن عقائد اور تخیلات کو قرآن شرک کہتا ہے اور کن اعمال کو اس نے مشرکانہ اعمال قرار دے کر قابل ملامت ٹھیرایا ہے، عرب جاہلیت، یہود، عیسائیوں اور منافقوں کی مذہبی اور دنیوی زندگی میں وہ کیا چیزیں تھیں جن کی قرآن مجید نے شرک اور مشرکانہ ہونے کی حیثیت سے مذمت کی، اور پھر اسی قرآنی روشنی میں موجودہ زمانے کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے اعمال وعقائد میں سے کیا کیا چیزیں ایسی ہیں جن پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے۔ ان مسائل پر اتنی وضاحت اور شرح وبسط کے ساتھ ابھی تک کہیں بحث نہیں کی گئی تھی۔ علاوہ بریں اس کتاب کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ یہ توحید اور شرک پر محض نظری بحثوں کا مجموعہ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی زندگی اور تہذیب وتمدن پر توحید اور شرک کی اثراندازیوں کا بھی عمیق جائزہ لیا گیا ہے، اور اس کام میں فاضل مؤلف نے مطالعہ وتدبر اور غور وفکر سے کام لینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ مولانا اس سلسلہ کو آگے بڑھا کر حقیقت توحید، حقیقت رسالت اور حقیقت معاد پر بھی ایسے ہی رسالے لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حقیقت نفاق

از جناب مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی۔ ناشر: اقبال اکاڈیمی ظفر منزل، تاج پورہ، لاہور۔

قومیں اور جماعتیں ہزار شکستیں کھا کر اور لاکھ چوٹیں سہ کر بھی زندہ رہتی ہیں، اگر ان میں منافقین کا گروہ موجود نہ ہو یا اگر موجود ہو بھی تو کم از کم ان کی سرگرمیوں پر نظام اجتماعی قابو حاصل کیے رہے۔ بخلاف اس کے جہاں کسی اجتماع کے ارکان منافقین کو پہچاننے اور ان کو قابو میں رکھنے اور جماعت کو ان کے مفاسد سے بچانے کی فکر نہ رکھتے ہوں وہاں چاہے اجتماعی جاہ وجلال کے کتنے ہی اونچے محل کھڑے نظر آئیں اور فتح وکامرانی کے "تخت طاؤس" کی چمک دمک نگاہوں کے لیے کیسی ہی خیرہ کن ہو، لیکن اجتماعی عمارت کو دیمک لگی رہتی ہے جو اسے بالآخر کھوکھلا کر دیتی ہے۔ امت مسلمہ کی کشتی حیات کو طوفانوں اور گردابوں نے نہیں ڈبویا ہے بلکہ خود اس کے ملاحوں اور راکبوں نے اس میں چھید کیے ہیں، اور آج یہی منافق اس بیڑے کو پھر ابھرنے سے روک رہے ہیں۔ اب اگر ہم دوبارہ اس امت کا احیا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے اپنے ایمان کو تازہ اور مستحکم کرنے اور اپنے اخلاق کو درست اور اجتماعی نظم کو مضبوط کرنے کے ساتھ یہ بھی ناگزیر ہے کہ ایمان اور نفاق کے فرق کو سمجھیں اور منافقین کو پہچاننے والی نظر اپنے اندر پیدا کریں اور ان تدابیر سے نہ صرف واقف ہوں بلکہ ان کو عمل میں لانے کا بھی عزم کرلیں جو منافقین سے نمٹنے کے لیے استعمال کی جانی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے جہاں اور تمام معاملات میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے، وہیں ان منافقین کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کا مکمل انتظام فرما دیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی نے قرآن مجید کے عمیق مطالعہ سے نہایت تفصیل کے ساتھ یہ دکھایا ہے کہ نفاق فی الحقیقت ہے کیا چیز، ایمان اور نفاق میں وجہ امتیاز کیا ہے

منافقین کن علامتوں سے پہچانے جاتے ہیں، قرآن کی رو سے منافقین کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے منافق کے ساتھ کیا معاملہ کرنے کی ہم کو ہدایت کی گئی ہے۔

یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ جناب سید محمد شاہ صاحب (سابق منیجر ترجمان القرآن و حال مالک اقبال اکاڈمی) نے جماعت اسلامی کے لٹریچر پر چھاپہ مارنے کی ابتدا اسی "حقیقت نفاق" کی ناجائز اشاعت سے فرمائی ہے۔ شاہ صاحب جماعت کے رکن اور ادارۂ ترجمان کے رکن ہوتے ہوئے اس سے پہلے جو کچھ کر چکے ہیں اس سے ناظرین ترجمان ناواقف نہیں ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے کاروبار کو چلانے اور تجارتی فائدہ اٹھانے کے لیے ان چیزوں کی بلا اجازت اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے جو دراصل ادارۂ ترجمان کی ملک ہیں اور جن کو جماعت اسلامی کے لیے وقف کیا گیا ہے۔ "حقیقت نفاق" دراصل ترجمان القرآن میں اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس وقت لکھی گئی ہے جب کہ مولوی صدر الدین صاحب اس ادارہ میں بمعاوضہ کام کرتے تھے۔ اس بنا پر اس کتاب کو شائع کرنے کا حق صرف ادارۂ ترجمان کو حاصل تھا لیکن شاہ صاحب نے مصنف اور ادارہ دونوں سے اجازت لیے بغیر اسے شائع کر دیا اور اب یہی حرکت انھوں نے مدیر ترجمان القرآن کے بعض مضامین کے ساتھ بھی شروع کر دی ہے۔ ان کی یہ تمام جرأتیں صرف اس اعتماد پر ہیں کہ انھیں معلوم ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے دنیوی عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے والے نہیں ہیں، لیکن ان عدالتوں سے بالاتر ایک اور عدالت جو موجود ہے اس کے وجود سے وہ مترجم قرآن ہونے کے باوجود غافل ہیں۔ وہ اپنی اس حرکت پر اپنے جذبۂ اشاعتِ حق کا نمائشی پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن جو شخص اشاعت حق کا جذبہ رکھتا ہو اس کو سب سے پہلے خود اپنی اخلاقی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے۔ ہم نے آج تک کسی شخص کو اپنے لٹریچر کی مفت اشاعت سے نہیں روکا ہے۔ مگر جو شخص اس کو تجارتی اغراض سے شائع کرنے کا ارادہ کرے اور اس سے منافع حاصل کرے اس کو آخر کیا حق ہے کہ ہماری چیز کو ہماری اجازت کے بغیر اپنے لیے نفع اندوزی کا ذریعہ بنائے؟

مولانا سندھی اور ان کے افکار و خیالات پر ایک نظر

از مولانا مسعود عالم صاحب ندوی۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت:- ۱/۴
ناشر:- مکتبہ دین و دانش، بانکی پور، پٹنہ۔

مولانا سندھی مرحوم نے اپنے افکار کا سرچشمہ شاہ ولی اللہ کی حکمت کو قرار دیا تھا۔ اسی دعوے کے اثبات کے لیے مرحوم نے اپنی کتاب "شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک" مرتب کرائی اور پروفیسر غلام سرور نے مرحوم کے افکار کی تبلیغ کے لیے اپنی تالیف "مولانا سندھی پر ایک ناقدانہ جائزہ" پیش کی۔ مگر روس کی معاشی تنظیم اور ٹرکی کے سیاسی و مذہبی تجدد کی گود میں جو نظریات پلے تھے ان کا شجرۂ نسب ولی اللہی حکمت سے ملانا کچھ آسان کام نہ تھا۔ چنانچہ ایک طرف مولانا سندھی مرحوم کی تحریروں میں ولی اللہی حکمت کی معنوی تحریف پائی جاتی ہے، دوسری طرف "اعوجاج، عینک" لگانے سے تاریخی واقعات اور بڑی بڑی تاریخی شخصیتوں کی سیرت میں پیچ و خم پیدا ہو گئے ہیں، اور تیسری طرف قرآن و حدیث کے مطالبات کی کتر بیونت ہو گئی ہے۔ ان کوششوں کے مقابلہ میں دین کے سند یافتہ اور مسلمہ پاسبان "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم" پر عمل پیرا ہے۔ آخر مولانا مسعود عالم صاحب ندوی نے مولانا سندھی کی حکمت پر تنقید کرنے کے لیے قلم اٹھایا اور مذکورہ بالا دونوں کتابوں پر مفصل تنقیدی مضامین لکھے۔ انھیں مضامین کو جمع کر کے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے بصیرت افروز مقدمہ کے ساتھ کتابی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ جناب ناقد حدودِ "تنقید و تحقیق" سے باہر نہیں ہونے پائے اور ان کی تحریر "شخصی نزاع" کے جراثیم سے پاک ہے۔

سرمایہ

مرتبہ جناب م۔ م۔ جوہر صاحب۔ مجلد۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات۔ مکتبہ برہان۔ قرول باغ، نئی دہلی۔ قیمت درج نہیں۔

کارل مارکس کی شہرۂ آفاق کتاب "کیپٹل" اشتراکی سوسائٹی کے لیے گویا "الکتاب" کا درجہ رکھتی ہے، اور اشتراکیت کی حمایت یا مخالفت کرنے سے پہلے اس پر عبور حاصل کر لینے کی ضرورت واضح ہے۔ اصل کتاب کے بعض مباحث خاصے پیچیدہ ہیں، خصوصاً اس میں جو ابواب فلسفیانہ طرز پر لکھے گئے ہیں ان کا انداز بیان عام تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے یسیر الفہم نہیں ہے۔ اس بنا پر جوہر صاحب نے کتاب کا "النعل بالنعل" ترجمہ کرنے کے بجائے تلخیصی ترجمہ کرنا مناسب سمجھا ہے اور سوشلزم کے بنیادی اصولوں کو نہایت سیدھے سادے انداز میں پیش کر دیا ہے۔ اصل کتاب کے متعدد مباحث اور مارکس کے نظریہ پر جو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں ان کے جوابات اس کتاب کی آئندہ جلد کے لیے اٹھا رکھے گئے ہیں۔

یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ مارکس نے یورپ کی سرمایہ دار سوسائٹی کا جو معاشی تجزیہ کیا ہے وہ بڑی حد تک صحیح ہے۔ وہ جن اجتماعی بیماریوں کی نشاندہی کرتا ہے ان سے انکار کرنے کے لیے آنکھوں پر پٹی باندھ لینی پڑے گی۔ اختلاف اگر ممکن ہے تو اس نقشۂ تعمیر تمدن کے معاملہ میں ہے جسے سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کرنے کے بعد انسانیت کو اختیار کرنا ہے۔ اس پہلو سے بھی اختلاف مقاصد کا کم اور ذرائع و وسائل کا زیادہ ہے۔ کم ازکم اس مقصد سے تو اسلام اور اشتراکیت ہی نہیں بلکہ دنیا کا ہر مذہب اور ہر نظام متفق ہے کہ انسانی زندگی کو پرامن، مسرت بخش اور مستحکم ہونا چاہیے۔ مگر اشتراکیت اس مقصد کے لیے محض معاشی نظام کی اصلاح کو کافی سمجھتی ہے اور اس کے لیے ذرائع پیداوار اور تقسیم پیداوار پر مکمل اجتماعی اقتدار قائم کرنا چاہتی ہے۔ بخلاف اس کے اسلام اس مقصد کے لیے خدا پرستی اور اخلاقیت کے بغیر خالی خولی معاشی اصلاح کا قدم اٹھا دینے کو سخت غلط سمجھتا ہے اور اسے اصلاح کی اس اسکیم سے بھی اختلاف ہے جو اشتراکیت نے تجویز کی ہے۔

بہر حال نظامِ تمدن کے تغیرات اور عالمگیر مسائل سے جن لوگوں کو دلچسپی ہے ان کے لیے جوہر صاحب کی کوشش مفید رہے گی۔

ابن خلدون کی عظمت اور علمائے یورپ

از جناب نکہت صاحب شاہجہان پوری۔ ضخامت ۵۸ صفحات۔ قیمت ۸ؔ/۔ علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۳۴۳، ابراہیم رحمۃ اللہ روڈ، بمبئی ۳

ابن خلدون تاریخ کے فلسفہ کا پہلا معمار مانا جاتا ہے۔ اس سے پہلے تاریخ سے اصول عروج و زوال اقوال کا استنباط اور انسان کی نوعی سرگذشت سے استشہاد صرف "آسمانی کتابوں" میں ہوتا تھا۔ ابن خلدون نے یہ حکیمانہ طریقِ فکر قرآن سے سیکھا اور اسے "زمینی کتابوں" میں داخل کیا، تاآنکہ یہ نعمت یورپ کے ہاتھ لگی اور آج وہ فلسفۂ تاریخ کا علمبردار بن بیٹھا ہے۔

جناب نکہت نے مسلمانوں کو اس جلیل القدر ہستی کی علمی عظمت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے یہ تحقیقی رسالہ تحریر کیا ہے۔ اس میں علامہ ابن خلدون کے حالاتِ زندگی اور اس کے کام کا مختصر تعارف کرانے کے بعد اس کے متعلق فان کریمر، لڈوگ، فان ونڈاک، ڈی بوئر، ایس شمد، مانیر، لیون، اسٹیفیو کلوسیو، ناتھیل شمد، اٹامریکا وغیرہ علمائے مغرب کی آرا کو جمع کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے گھر کے اس محقق تاریخ کے کارنامہ سے استفادہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ ہمارے نزدیک اس رسالہ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

رسالہ ہمدرد صحت کا "جنگ اور طب" نمبر

زیر ادارت جناب حکیم حافظ محمد سعید صاحب دہلوی۔ قیمت:۔ ۸/ صفحات ۱۸۲۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی۔

جنگ نظامِ زندگی کے ایک ایک پہلو کو شدید طور سے متاثر کرتی ہے۔ خصوصیت سے علم الاعضا اور علم الادویہ پر تو اس کا اثر بلاواسطہ ہوتا ہے۔ چنانچہ موجودہ جنگ نے فن طب کی ارتقائی حرکت کو بہت تیز کر دیا ہے۔ جنگ کے اسی پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے رسالہ ہمدرد صحت نے

یہ خاص نمبر شائع کیا ہے۔ گذشتہ سالوں میں عضویات اور معالجات کے متعلق جتنی نئی دریافتیں اور تحقیقیں ہوئی ہیں ان کی جھلک دکھانے کے لیے مختلف ماہرین سے مضامین لکھوا کر اس اشاعت میں جمع کیے گئے ہیں۔ اطباء کے لیے تو یہ مجموعہ ایک نعمت ہے لیکن عوام اس سے تھوڑا ہی استفادہ کر سکتے ہیں کیونکہ بعض ضروری تحریریں علمی اصطلاحات سے عام فہم نہیں رہی ہیں۔ اردو زبان میں ہمدرد صحت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ فن طب کی قدیم اور جدید معلومات کو اعلیٰ درجہ کی علمی تحقیق کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ اور مخصوص طبی موضوعات پر اس کے خاص نمبر تو خصوصیت کے ساتھ قابل قدر ہیں۔

نوجوانانِ اسلام کی پہلی انجمن از جناب حکیم سید شاہ محمد سعید اشرف صاحب، کتاب خانہ ملت، نظیر آباد، لکھنو۔ قیمت ۳ر

اس ٹریکٹ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی انقلابی جمعیت کی تصویر پیش کی گئی ہے۔۔۔ وہ جمعیت جس نے ایک نظریہ نظام تمدن اور نئے فلسفۂ تہذیب سے دنیا کو روشناس کیا۔ ہم اسے تو جائز سمجھتے ہیں کہ تحریک اسلامی اور نظام اسلامی کو پیش کرنے کے لیے زمانہ کے مطابق الفاظ اور اصطلاحات استعمال کی جائیں مگر ان کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ انجمن کا جو تصور ہمارے ہاں رائج ہے وہ نبی کریم کی جماعت پر چسپاں نہیں ہوتا اور نہ موجودہ دنیا کی سیاسی جماعتوں کا نقشہ تنظیم اس سے کسی طرح بھی مماثل ہے۔ بہرحال جو کچھ لکھا گیا ہے وہ کم از کم اچھے جذبہ سے لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے بقیہ آٹھ حصے زیر طبع ہیں۔

انتخاب الفرقان مرتبہ جناب مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل مدرس اسلامیہ اسکول واڑہ عالم شاہ ضلع گجرات۔

قیمت درج نہیں ہے۔ براہ راست مرتب سے طلب کیجئے۔

قرآن سے طلبا کا تعلق پیدا کرنے کے لیے یہ مختصر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ عقائد اور اعمال صالحہ کے متعلق منتخبہ آیات مناسب عنوانوں کے ماتحت جمع ہیں۔ آخر میں ان کا ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین مرحوم کا ہے۔ اس پر اعتراضات صرف فن تعلیم اور فلسفۂ تعلیم کے ماتحت کیے جا سکتے ہیں، ورنہ بجائے خود یہ ایک مفید کوشش ہے۔

خلاصۃ القواعد مرتبہ جناب غلام نبی صاحب او، ٹی۔ و ماسٹر دام لعل صاحب مدرسین اسلامیہ اسکول، واڑہ عالم شاہ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

قیمت ۳ر ۹ پائی - براہ راست مرتبین سے طلب کیجیے۔

ہمارے سرکاری مدارس میں سب سے بڑا طریقہ تعلیم چونکہ "رٹوانا" ہے اس لیے مظلوم بچوں میں "خلاصوں" کی پیاس بہت بڑھ جاتی ہے۔ غالباً اسی پیاس کو سامنے رکھ کر اردو گرامر کا یہ خلاصہ تیار کیا گیا ہے۔ بلاشبہ اس مقصد کے لیے یہ کتاب مفید رہے گی۔ لیکن اگر ہمارا حقیقی مدعا طالب علم کی ذہانت کی تعمیر اور اس کی زباندانی کی استعداد کو بڑھانا ہو تو پھر یہ کتاب کوئی نمایاں حیثیت نہیں رکھتی۔

دراصل ضرورت قواعد اردو کے خلاصوں کی نہیں، فکر تو گرامر کی تعلیم کو دلچسپ بنانے کی کرنی چاہیے تاکہ طالب علم زبان کی عظیم الشان عمارت کے اجزا کی پیچیدہ ترتیب کو سمجھنے میں اپنے شوق سے کام لے۔

تاہم یہ صحیح ہے کہ صرف و نحو کے جملہ ضروری قاعدے اس ۴۲ اوراق کی کتاب میں جمع کر دینا بجائے خود ایک کامیاب سعی ہے۔

ٹیپو سلطان از جناب محمود خاں صاحب مصنف سلطنت خداداد۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر انجمن خدام الاسلام۔ والمباڑی۔ صوبہ مدراس۔ قیمت درج نہیں۔

سلطان ٹیپو کی شخصیت تاریخ ہند میں بڑی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اس نے اپنی بساط بھر آخر دم تک انگریزی اقتدار کے سیلاب کو روکنے کی کوشش کی۔ یہ مقالہ اسی آزادی پسند انسان کی مختصر سوانح پر مشتمل ہے اور خاص "ٹیپو سلطان شہید" کے لیے لکھا گیا ہے۔ مقالہ نگار کا محبوب موضوع ہے، اس وجہ سے اسکی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔